بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۹ ۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم ہفتہ
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۹ شوال ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۳ تبوک ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۱۶

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

اللہ کی طرف سے بندوں کیلئے ایک خاص نصیحت "نمازیں یقیناً بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں"

صلوٰۃ قربِ الٰہی کی کنجی ہے۔ اِس سے کشوف ہوتے ہیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۝ (ھود آیت ۱۱۵)

ترجمہ:- اور (اے مخاطب!) تُو دن کی دونوں طرفوں نیز رات کے (متعدد اور مختلف) اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کرو۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ یہ (تعلیم اللہ کی) یاد رکھنے والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یَمْحُو اللّٰہُ بِھَا الْخَطَایَا (بخاری)

ترجمہ:- اللہ ان (نمازوں) کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"مَیں نے بارہا سمجھایا ہے کہ نماز کا تعہّد کرو جس سے حضور اور ذوق پیدا ہو۔ فریضہ تو جماعت کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں باقی نوافل اور سُنن کو جیسا چاہو طُول دو۔ اور چاہیئے کہ اس میں گریہ و بکا ہو تاکہ وہ حالت پیدا ہو جاوے جو نماز کا اصل مطلب ہے۔ نماز ایسی شے ہے کہ سیّئات کو دُور کر دیتی ہے جیسے فرمایا اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ نماز کُل بدیوں کو دُور کر دیتی ہے حسنات سے مُراد نماز ہے ... میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دسؔ دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویرِ قلب ہو جاتی ہے ... یاد رکھو رسم اَور چیز ہے اور صلوٰۃ اَور چیز۔ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قُرب کا کوئی قریب ذریعہ نہیں۔ یہ قُرب کی کُنجی ہے، اس سے کشوف ہوتے ہیں، اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں، یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کو اچھی طرح سمجھ کر ادا نہیں کرتا تو وہ رسم اور عادت کا پابند ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

طبیعت اگرچہ پہلے کی نسبت کسی قدر بہتر ہے لیکن تاحال ناساز ہے

احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعاؤں اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کی خدمت میں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے ۲۰ ستمبر کا مرسلہ جو کیبل گرام آج ۲۱ ستمبر کو لندن سے موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"لندن ۲۰ ستمبر حضور کی طبیعت اگرچہ پہلے کی نسبت معمولی سی بہتر ہے لیکن تاحال ناساز ہے حضور کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعائیں جاری رکھنے کی درخواست ہے نیز صدقات بھی دئے جائیں۔

(مرزا انس احمد)"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح سے دعائیں کریں اور صدقات بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ سفر و حضر میں حضور کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر ہوں اور حضور اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین

تحریکِ دعائے خاص

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال پہلے جیسی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالنصر غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ شوال ۱۳۹۸ھ
۲۳ تبوک ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کی راہ پر ازسرِ نو گامزن ہونے کے لئے ایک لازمی شرط

قرآن مجید میں اس امر پر تفصیل سے اور بار بار روشنی ڈالی گئی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہی تھا کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اُس زندگی سے جو انہیں جہنّم اور ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا تھا۔

لوگوں کے گناہوں میں ملوّث ہونے اور ہلاکت کی طرف بڑھتے اور بڑھتے چلے جانے کا سبب یہی ہوتا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات اور قدرتوں سے غافل ہو کر سراسر دنیا اور اس کی لذّات میں ہی منہمک ہو جاتے تھے۔ خدا تعالیٰ کا خوف ان کے دلوں میں باقی نہ رہتا تھا اور وہ تقویٰ سے یکسر عاری ہو کر سراسر گناہ آلود زندگی بسر کرنے لگتے تھے۔ جب لوگ تقویٰ سے عاری ہو جاتے تھے اور ان کی معصیت نوازی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی تھی تو خدا تعالیٰ اپنے کسی نبی کو مبعوث کر کے ان کے دلوں میں تقویٰ کا بیج بونے کا ازسرِ نو انتظام کرتا تھا۔ وہ نبی اپنی قوتِ قدسیہ کی مدد سے مُردہ روحوں میں زندگی کی رَو دوڑا کر انہیں تقویٰ کی راہ پر گامزن کر دکھاتا تھا۔

چنانچہ ہر نبی اور ہر مامور من اللہ کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہوتا تھا اور وہ یہ کہ وہ لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کر کے اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق قائم کر دکھائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشعراء میں جہاں انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ وار ذکر فرمایا ہے ان میں سے حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب علیہم السلام کو اپنی اپنی قوم سے بلا کم و کاست یکساں الفاظ میں خطاب کرتے ہوئے دکھایا ہے۔ ان سب کی تعلیم اور تبلیغ کا مرکزی نقطہ ایک ہی تھا اور وہ یہ کہ وہ اپنی اپنی قوم کو مخاطب کر کے یہی کہتے تھے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو مخاطب کر کے یہی کہا:۔

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (الشعراء آیات ۱۰۸ تا ۱۱۰ ـ ۱۲۶ تا ۱۲۸ ـ ۱۴۴ تا ۱۴۶ ـ ۱۶۳ تا ۱۶۵ ـ ۱۷۹ تا ۱۸۱)

ترجمہ:۔ مَیں تمہاری طرف ایک امانت دار پیغمبر کی حیثیت سے آیا ہوں پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو اور مَیں تم سے اس (خدمت) پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر صرف ربّ العالمین خدا کے ذمّہ ہے (جس نے مجھے بھیجا ہے)

سب انبیاء کا یکساں الفاظ میں اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوم سے خطاب کرنا اور انہیں اپنی بعثت کی مشترکہ غرض کی طرف دعوت دینا اس حقیقت پر دال ہے کہ جملہ انبیاء کرام اسی لئے مبعوث کئے گئے تھے کہ وہ لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کر کے گناہ آلود معاشرہ کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیں۔ دوسری حقیقت جو جملہ انبیاء کرامؑ کے طریقِ تبلیغ اور دعوتِ عام سے اجاگر ہو کر سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ جب برائیاں اس قدر وسیع پیمانہ پر پھیل جائیں کہ پورے کا پورا معاشرہ بگڑ کر رہ جائے تو پھر مامور زمانہ یا اللہ کے کسی اور برگزیدہ شخص کی اطاعت اور اُس کی قوتِ قدسیہ سے استفاضہ کے بغیر لوگوں کی اصلاح نہیں ہو سکتی یعنی اس کے بغیر وہ تقویٰ کی راہ پر دوبارہ گامزن نہیں ہو سکتے۔ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے مامور من اللہ یا امامِ وقت کی اطاعت ایک بنیادی شرط ہے۔ اسے بھلا کر اور اس سے منہ موڑ کر اصلاحِ معاشرہ کی جتنی بھی کوششیں کی جاتی

دنیا پرستی کا غلبہ اور اُس کا علاج

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شرک کا زور تھا۔ سو اس کی تردید میں آپؐ نے پوری کوشش کی۔ قرآن مجید کا کوئی رکوع شرک کی تردید سے خالی نہیں۔ اس زمانہ میں لوگوں میں مرض عام تھا کہ دنیا پرستی غالب ہے۔ دین کی پرواہ نہیں۔ اس لئے آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نے بیعت میں یہ عہد لینا شروع کیا کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدّم کروں گا۔ کیونکہ دنیا پرستی کا یہ حال ہے جیسے کہ چوہڑے کا چھُرا حلال و حرام جانور دونوں پر یکساں چلتا ہے اسی طرح لوگوں کی فکر اور عقل حرام حلال کمائی کے حصول پر ہر وقت لگی رہتی ہے۔ فریب سے ملے، دغا سے ملے، سینہ زوری سے ملے، کسی طرح روپیہ ملے سہی۔ ملازم ایک دوسرے سے تنخواہ کا سوال نہیں کرتے بلکہ پوچھتے ہیں کہ بالائی آمدنی کیا ہے۔ گویا اصل تنخواہ آمد میں داخل نہیں۔ مسلمانوں پر ایک تو وہ وقت تھا کہ اپنی ولادت، موت تک کی تاریخیں یاد اور لکھنے کا رواج تھا۔ اب یہ حال ہے کہ لین دین، شراکت تجارت ہے مگر تحریر کوئی نہیں۔ اگر کوئی تحریر ہے تو ایسی بے ہنگم جس کا کوئی سر پیر نہیں، نہ اختلاف کا فیصلہ ہو سکتا ہے نہ اصل بات سمجھ میں آ سکتی ہے۔ ہمارے بھائیوں (احمدیوں) کو چاہیئے کہ وہ امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں، دین کو دنیا پر مقدّم کروں گا۔ بس وہ دنیا میں ایسے منہمک نہ ہوں کہ خدا بھول جائے۔ پھر فرمایا کہ جھوٹے قصّے اپنے وعظوں میں ہرگز روایت نہ کرو نہ سنو۔ مخلوقِ الٰہی کو قرآن مجید سناؤ۔ ہدایت کے لئے کافی ہے۔"

(خطباتِ نور حصہ دوم ص ۱۶۵، ۱۶۶)

ہیں وہ رائیگاں جاتی ہیں اور ان کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں بالخصوص اُس وقت جبکہ مامور من اللہ کی بعثت ظہور میں آجائے اس کی دعوت کو رد کرنے والے عام واعظ اور خود ساختہ مصلحِ اصلاحِ معاشرہ کی جتنی زیادہ کوشش کرتے ہیں فساد و بگاڑ اتنا ہی زیادہ بڑھتا اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اُس وقت اصلاحِ احوال کا واحد ذریعہ مامور من اللہ یا کسی اہل اللہ کی باطنی کشش، تریاقی صحبت یا اس کے مواعظِ حسنہ کی تاثیراتِ قدسیہ ہوتی ہیں۔ وہ اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کے ذریعہ لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر ازسرِ نو گامزن کر کے ان کی زندگیوں میں انقلابِ عظیم برپا کر دکھاتا ہے اور اس طرح افراد کے اصلاح پذیر ہونے کے نتیجہ میں فساد زدہ معاشرے کی از خود اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے اور انہی لوگوں میں سے ایک صالح معاشرہ اُبھرتا چلا آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں اصلاحِ اُمّت کی غرض سے مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا سب سے زیادہ زور اس امر پر دیا کہ آپ کے متبعین تقویٰ اختیار کریں اور بدل و جان تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو باطنی کشش یعنی قوتِ قدسیہ سے مالا مال فرمایا تھا اس لئے آپ کی یہ نصائح دلوں میں اُترتی چلی گئیں اور آپ کے متبعین کی زندگیوں میں ایسا انقلاب عظیم رونما ہوا کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہی اور وہ لوگ بھی جو آپ کے سلسلۂ بیعت میں داخل نہ تھے آپ کی قوتِ مسیحائی کا برملا اعتراف کئے بغیر نہ رہے۔ چنانچہ شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب مدیر رسالہ "تہذیب نسواں" لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر جو نوٹ شائع کیا وہ اس پر شاہدِ ناطق ہے۔ انہوں نے رقم فرمایا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مُردہ روحوں (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسلم مشن جزائر فیجی کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد شاہد مبلغ جماعت احمدیہ مقیم فیجی

(۲)

لنڈن کانفرنس کا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں چرچا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج مورخہ ۲ جون کو لنڈن میں جو کانفرنس متعلقہ وفات مسیح شروع ہو چکی ہے اس کا چرچا آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ہر طرف پھیل گیا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ٹیلیویژن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر دکھائی گئی اور کانفرنس کا ذکر کیا گیا۔

مشہور اخبار "دی ٹیلیگراف" کا تبصرہ:

آسٹریلیا کے مشہور اخبار The Daily Telegraph Sports نے اپنی ۳ مارچ ۱۹۷۸ء کی اشاعت میں لنڈن کانفرنس کا یوں ذکر کیا:-

"ایک بہت بڑے ماہر آثار قدیمہ کے چونکا دینے والے دعویٰ کے مطابق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے صلیب پر نہیں بلکہ کشمیر میں وفات پائی۔ پروفیسر ایف ایم حسنین ڈائریکٹر آثار قدیمہ ریاست کشمیر یقین رکھتے ہیں کہ انھوں نے (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) کے مزار کو تلاش کر لیا ہے۔ امام مسجد فضل لندن مسٹر بشیر احمد رفیق نے کل لندن میں یہ بات کہی۔

مسٹر رفیق نے کہا کہ انھیں اس بات کا اعلان کرنے کا اختیار خود پروفیسر حسنین کی طرف سے دیا گیا ہے جو ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں اپنے اس دعویٰ کے ثبوت پیش کرنے کے لئے جون میں لندن آ رہے ہیں۔ یہ انٹرنیشنل کانفرنس اس مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے کہ (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔

مسٹر رفیق نے بتایا کہ پروفیسر حسنین نے کشمیر میں واقع مقبرہ سے ایک عیسائی صلیب بھی دریافت کی ہے اور یہ کہ آپ نے پتھر دل پر کندہ کی ہوئی بعض رموزی عبارتیں بھی دریافت کی ہیں اور انھیں حل کر کے ان کا اصل مطلب اخذ کیا ہے۔ ان عبارتوں سے ان کے اس دعویٰ کی تائید [illegible]

مسٹر رفیق لندن میں اسلام کے ایک فرقہ "جماعت احمدیہ" کے لیڈر ہیں۔ یہ جماعت اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) کو ان کے حواریوں کے ذریعہ صلیب پر سے زندہ اتار لیا گیا تھا اور یہ کہ ہندوستان کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ان کے زخم مندمل ہو چکے تھے۔ اس فرقہ کے پیرو یقین رکھتے ہیں کہ آپ نے بڑی عمر میں وفات پائی اور وادی کشمیر میں مدفون ہیں۔

مسٹر رفیق نے یہ بھی بتایا کہ سری نگر (کشمیر) میں جو مزار ہے وہ (کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے والے یسوع) کے مزار کے نام سے مشہور ہے اس پر ایک عیسائی صلیب بھی بنی ہوئی تھی اور پتھر کی ایک سل بھی تھی جس پر سنگتراش نے دو پاؤں کا ایک خاکہ بھی بنایا تھا ان پیروں میں میخوں کے سوراخ بنے ہوئے تھے۔ یہ سوراخ اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) کے پاؤں کس جگہ سے کیلوں اور میخوں سے چھید دئے گئے تھے۔

مسٹر رفیق نے مزید بتایا کہ مسٹر حسنین احمدی نہیں ان کے عقائد وہ نہیں جو ہمارے ہیں اس لئے ان کی یہ تحقیق بیگانگی اور تعصب سے بالکل مبرا ہے۔ بائیبل کے بعض ماہر کئی سال سے اس بات کا دعویٰ کر رہے ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) نے ہندوستان کی طرف سفر کیا۔

اور آج کا یہ دعویٰ لندن میں اس فلم کے افتتاح کے ٹھیک دو دن بعد کیا گیا ہے جو ٹورین کے مقدس کفن کے متعلق ہے جس میں مشہور روایت کے بموجب واقعہ صلیب کے بعد مسیح کے جسم کو لپیٹا گیا تھا۔ یہ فلم ظاہر کرتی ہے کہ مقدس کفن کے مستند ہونے پر آئندہ شکوک و شبہات کا اظہار نہیں کیا جا سکتا ...... یہ فلم ایک خاموش گواہ کی حیثیت رکھتی ہے اس میں ماہرین کی اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ کفن کے کپڑے کی بناوٹ کا انداز بتاتا ہے کہ یہ (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) کے زمانہ میں مشرق قریب میں تیار کیا گیا تھا۔ کفن پر جو عکس دکھائی دیتا ہے وہ (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) کا ہے اور یہ عکس جیسا کہ فلم ظاہر کرتی ہے۔ شعاعوں کی اچانک ریڈیائی بوچھاڑ کے نتیجہ میں کپڑے پر مرتسم ہوا ہے۔ مزید برآں یہ عکس اس ایذا رسانی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے جو مصلوب کو دی گئی۔

فلم کے ڈائریکٹر مسٹر رولفن کا کہنا ہے کہ مقدس کفن ایک ایسے آدمی کی تصویر پیش کرتا ہے جسے اس طریق پر صلیب دیا گیا جس طریق پر (حضرت) مسیح ناصری (علیہ السلام) کو صلیب دیا جانا بتایا جاتا ہے۔ پروفیسر حسنین لندن میں آئندہ جون میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں اس مقبرہ کی تصاویر دکھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

دنیا بھر کے جو ماہرین آثار قدیمہ، مستشرقین اور مذہبی علماء جو اس کانفرنس میں شامل ہو رہے ہیں وہ ان شواہد کو سنیں گے جو پروفیسر حسنین سنسکرت، فارسی اور یہودی ماخذوں سے اپنے دعویٰ کی تائید میں پیش کریں گے۔ سنسکرت کی کتاب بھوشیہ مہا پران جو ۱۱۵ء میں لکھی گئی۔ میں درج ہے کہ کس طرح چالیس سال قبل ایک بادشاہ سفر کے دوران ہمالیہ کے پہاڑوں پر ایک صاحب شوکت و عظمت انسان سے ملا جس نے اسے بتایا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور یہ کہ اس نے ایک دور دراز ملک میں بہت تکلیف برداشت کی ہے۔

ایک اور کتاب جس کا حوالہ پروفیسر حسنین پڑھ کر سنائیں گے "تاریخ اعظمی" ہے یہ کتاب بتاتی ہے کہ:-

"سری نگر والا مزار ایک
ایسے نبی اور شہزادہ
کا ہے جو کسی بیرونی
ملک سے تعلق رکھتا
تھا اور اس کا نام
یوز آصف تھا۔"

لٹوکا میں میتھوڈسٹ فرقہ کے مذہبی منسٹر صاحب سے ملاقات:

لندن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو کانفرنس جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد کی جا رہی ہے اس کے اثر کو کم کرنے کے لئے آسٹریلین عیسائی مشن نے ایک وفد میتھوڈسٹ (METHODIST) فرقہ کے بہت بڑے پادری مکرم پی والکر (P. WALKER) کی سرکردگی میں فیجی بھیجا تاکہ جگہ جگہ بڑے بڑے جلسے کئے جائیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا اور صلیب پر مر جانا ثابت کیا جائے۔

اس سلسلہ میں ایک بڑا جلسہ لٹوکا ٹاؤن میں منعقد کیا گیا۔ خاکسار [illegible] جماعت کے ہفتہ وار اجتماعی درس میں شامل ہونے کیلئے گیا ہوا تھا کہ اس بات کا علم ہوا۔ خاکسار اپنے نوجوان خادم بھائی محمد شفیق صاحب اور بھائی محمد اشفاق صاحب کو ساتھ لے کر میٹنگ میں شامل ہونے کے لئے گیا۔ لیکن دیر ہو جانے کی وجہ سے جلسہ ختم ہو گیا۔ اور پادری پی والکر (P. WALKER) تشریف لے جا چکے تھے۔ پادری صاحب کے ساتھ بات چیت کرنے کے خیال سے خاکسار اپنے خدام بھائیوں کے ساتھ پادری صاحب کی قیامگاہ پر پہنچا تو معلوم ہوا پادری صاحب سونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ رات کے ۱۰ بج گئے تھے۔ جس پر پادری صاحب کی قیام گاہ پر موجود میتھوڈسٹ فرقہ کے بڑے کارکنان جس میں ان کے منسٹر (MINISTER) صاحب بھی تھے۔ سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ بات چیت رات کے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ دلائل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت کو لعنتی موت ثابت کیا جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے منسٹر صاحب جواب نہ دے سکے۔ آخر یہ کہہ کر فرمانے لگے کہ کل مورخہ ۳ جون صبح ۵ بجے دوبارہ جلسہ ہونا ہے آپ اس میں تشریف لائیں اور پادری پی والکر آپ کی باتوں کا تسلی بخش جواب دیں گے۔ خاکسار ۳ جون صبح کو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے اپنی دو خدام بھائیوں کے ساتھ چرچ پہنچ گئے لیکن جلسہ ختم ہونے کے بعد پادری پی والکر پھر قیامگاہ تشریف لے گئے جہاں سے انھوں نے ۱۲ بجے جزائر وانوا لیوو کے دورہ پر تشریف لے جانا تھا۔ خاکسار دوبارہ منسٹر صاحب کو ملا۔ انھوں نے فرمایا کہ گھر تشریف لے آئیں! جب خاکسار اپنے خدام بھائیوں کے ساتھ پادری P. WALKER

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی قیام گاہ پر پہنچا تو انھوں نے انتظار کرنے کا فرمایا لیکن تقریباً گھنٹہ انتظار کے باوجود آسٹریلوی پادری صاحب باہر تشریف نہ لائے اور ان کی فلائیٹ کا وقت نزدیک آتا جا رہا تھا اس طرح پادری صاحب کے سیکرٹری صاحب فرمانے لگے آپ صرف ان سے مصافحہ فرما لیں بات کرنے کا وقت نہیں ہے اس طرح پادری صاحب نے بات کرنے کا موقعہ ضائع کر دیا۔

تبلیغ بذریعہ تقاریب عقیقہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ تقاریب عقیقہ ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو احمدی دوستوں نے عقیقہ کی تقاریب منعقد کیں جس میں ہندو۔ مسلم اور کیتھولک عیسائی دوست کثرت سے شامل ہوئے۔ ان تقاریب کے موقعہ پر قربانی کی حقیقت اور گوشت کھانے سے متعلق اسلامی تعلیم کو بیان کیا جس کے بعد کافی ہندو دوستوں نے گوشت کھانا شروع کر دیا ہے

ایک عقیقہ کی تقریب کے موقعہ پر ایک انڈین عیسائی مشنری صاحب سے بات چیت ہوئی جس پر مشنری صاحب نے غور و فکر کرنے کا وعدہ کیا لیکن افسوس کہ وہ دوسرے دن ہی ایک احمدی دوست کے دو بکرے چوری کرتے موقعہ پر ہی پکڑے گئے۔

مکرم بھائی محمد عثمان صاحب نے بھی تقریب عقیقہ کی اس میں کافی غیر از جماعت مسلم دوستوں کو دعوت دی جس پر عقیقہ کی تقریب کے بعد رات دس بجے تک غیر احمدی مسلم دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نزول مسیح کا مسئلہ بیان کیا سوالوں کے جوابات کے بعد تین غیر احمدی دوستوں نے اپنے گھر پر دعوت دی جن میں سے ایک دوست کا گھر ہماری جماعت ناصر وانگا (جو کہ جزیرہ ونوالیوو میں ہے) سے چالیس میل دور بوا (BUA) ڈسٹرکٹ میں ہے جہاں آنے کے لئے کہا گیا۔

تبلیغی سفر:

خاکسار نے ناصر وانگا کے نوجوان خدام بھائی مکرم نور شاہ صاحب، بھائی حامد حسین صاحب - محمود شاہ صاحب - شاہ محمد صاحب کے ساتھ یوم التبلیغ منانے کا پروگرام بنایا اور BUA ڈسٹرکٹ میں مقیم غیر احمدی دوست مکرم عبدالغفور صاحب کی دعوت پر ان کے گھر جانے کا پروگرام بنایا۔ دس بجے ناصر وانگا سے روانہ ہو کر دوپہر ۲ بجے ہم ان کے گھر پہنچ گئے۔ عبدالغفور صاحب کی بیگم صاحبہ نے ہمارا آنا سخت ناپسند کیا۔ لیکن ہم نے بھائی عبدالغفور صاحب کے ذریعہ ان کو ۲ گھنٹے تک تبلیغ کی اور بھائی عبدالغفور صاحب کی بیعت لے لی۔ (فالحمد للہ علی ذالک!)

بھائی عبدالغفور صاحب کی بیگم صاحبہ کو علم ہوا تو سخت ناراض ہو گئیں اور عبدالغفور صاحب کو کہنے لگیں کہ بڑے لڑکے نقی صاحب نے منع کیا تھا کہ احمدی نہیں ہونا۔ خاکسار نے بڑی نرمی سے ان سے عرض کیا کہ آپ کے میاں صاحب نے نیکی کا کام کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن نیکی میں پیچھے نہیں رہتا۔ یہ لیں بیعت فارم اور دستخط کریں۔ بیگم عبدالغفور صاحبہ فوراً ہنسنے لگ پڑیں اور کہنے لگیں۔ مجھے دستخط کرنے نہیں آتے انگوٹھا لگاؤں گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے انھوں نے بھی بیعت کر لی لیکن بار بار تاکید کی کہ ہمارے بڑے بیٹے کے پاس جائیں ورنہ وہ ہمیں ڈانٹے گا جس پر خاکسار اپنے خدام بھائیوں کے ساتھ رات ۷ بجے ان کے بیٹے نقی صاحب کے مکان پر گیا اور دو گھنٹہ کی بات چیت کے بعد انھوں نے بھی احمدیت کا اعلان کر دیا۔

ٹرین کو حادثہ اور خدائی معجزہ:

رات کے ۹ بجے جب خاکسار اپنے خدام بھائیوں کے ساتھ واپس ناصر وانگا آ رہے تھے تو راستہ کی سب سے بڑی چڑھائی جو کہ قریباً ۳۰۰ فٹ بلند تھی پر ٹرین چڑھ رہی تھی۔ سڑک کچی اور دونوں طرف ہری کی پہاڑیوں کی طرح گہرائی ٹرین کے پیچھے تین دوست مکرم نور شاہ شاہ محمد اور محمود شاہ صاحبان بیٹھے ہوئے تھے اور آگے خاکسار کے ساتھ مکرم حامد حسین صاحب تھے جب ٹرین کا گیئر بدلا تو ٹرین کھڑی ہو گئی۔ لائٹ بجھ گئی بریک لگائی۔ لیکن بریک نے کام کرنا چھوڑ دیا اور ٹرین شدید اندھیرے میں نصف میل پیچھے کی طرف لڑھکنا شروع ہو گئی۔ پیچھے بیٹھے ہوئے دوست کود پڑے اب ٹرین میں صرف حامد حسین صاحب اور خاکسار تھے اور ٹرین بہت اونچا روڑ ہونے کی وجہ سے خود ہی تیز ہو گئی۔ جس کی وجہ سے نہ بریک لگتی اور نہ گیئر لگتا۔ آخر حامد صاحب نے بڑی تیزی سے سٹیرنگ کو گھمایا تاکہ ٹرین کسی جھاڑی سے ٹکرا کر رک جائے۔ لیکن ٹرین جب اس طرف مڑی تو اس طرف دس فٹ گہرے گڑھے میں گر پڑی اور ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ پیچھے سے ٹرین کو کسی قسم کی بکریاں جس کی وجہ سے ٹرین الٹنے سے یا مزید کھڈوں کی طرف لڑھکنے سے رک گئی۔ ان تین دوستوں نے سمجھا کہ یا تو ہم مر چکے ہیں یا شدید زخمی حالت میں ہوں گے لیکن ان کی آنکھیں یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل دونوں کو معمولی چوٹ بھی نہ آئی اور ٹرین سے باہر نکل کر راستہ پر آئے۔ اب ٹرین کو نکالنے کا مسئلہ تھا وہاں سے ۲۰۔۲۰ میل تک کوئی گاؤں نہ تھا سوائے ایک سکھ دوست کے جو پانچ میل کے فاصلہ پر رہتے تھے جن کا نام جسونت سنگھ صاحب تھا۔ ہم پیدل چل کر ان کے گھر تک آئے جسونت سنگھ صاحب بڑی ہمدردی سے پیش آئے اور ٹریکٹر۔ کار اور Spade وغیرہ لے کر اپنے بھائی کے ساتھ جائے حادثہ پر پہنچے وہ بار بار یہی کہتے کہ خدا نے آپ کو بچایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کا نظارہ یہ دیکھا کہ ٹرین بالکل ٹھیک تھی اور انجن چلتا تھا۔

آخر اسی ٹرین پر بیٹھ کر ۲۰ میل دور ناصر وانگا پہنچے رات کے ۲ بج چکے تھے۔ آتے ہی سب دوستوں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل نئی زندگی عطا کی ورنہ موت یقینی تھی۔ خاکسار کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام بھائیوں کی زندگیوں کو دراز کرے اور ہمیشہ اپنی امان میں رکھے۔ خاکسار ان کا نہایت ممنون ہے کہ دورہ کے دوران ہر تبلیغی سفر میں ان بھائیوں نے بہت تعاون فرمایا۔ ٹرین بھائی نور شاہ صاحب کی تھی۔

سکولوں میں تبلیغ اسلام:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام غیر مسلم تک پہنچانے کا ایک ذریعہ سکولز ہیں۔ Lomanivi کے Secondary School. ہیڈ ماسٹر صاحب نے تیسری دفعہ سکول میں تقریر کرنے کی دعوت دی جس میں اسلام کا اقتصادی نظام پر خیالات کا اظہار کیا اور پاکستان کی اقتصادی مشکلات اور ان کے حل پر سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی طرح WALE-LAVA انڈین سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی تقریر کرنے کی دعوت دی جس میں بچوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات بتائے اور تمام نبیوں کی عزت و احترام کرنے کی تلقین کی۔ ایک ہندو بچے نے آنحضرت کے والد کا نام پوچھا جو بتا دیا گیا۔

تبلیغی دورے:

خاکسار نے جزائر ونوالیوو کے دورہ کے دوران مندرجہ ذیل کیتھولک عیسائی گاؤں کے دورے کئے۔

دورہ گاؤں SASAKE

یہ گاؤں ہماری جماعت ناصر وانگا سے ۱۲ میل ہے جب خاکسار اپنے خدام بھائیوں نور شاہ اور حامد حسین صاحبان کے ساتھ وہاں پہنچا تو ضلع کے مشنری مسٹر TOM آئے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ برادرانہ ماحول میں بات شروع ہوئی۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق اسلامی تعلیم پوچھی جسے خاکسار نے عرض کیا تو انھوں نے کہا کہ بائیبل کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے اور ہمارے گناہ اٹھا گئے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ تب تو لعنتی موت ثابت ہوتی ہے اس پر انھوں نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ خاکسار بھی بائیبل جانتا ہے۔ مسٹر ٹام صاحب فرمانے لگے کہ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے تھے اس لئے وہ فوت ہو گئے اور اپنے دعویٰ کی تائید بائیبل کا حوالہ دے کر کہ یہودیوں نے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پتھر مارے تو ساتھ یہ دلیل دی کہ تم اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتے ہو۔ اسی طرح مشنری PTOM نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدا کا بیٹا ہونا ثابت کیا لیکن خاکسار نے عرض کیا کہ اسی حوالہ میں حضرت عیسیٰ نے کیا جواب دیا۔ جس پر پادری صاحب گھبرا گئے اور جب خاکسار نے اپنی نوٹ بک نکالی تو مسٹر PTOM بالکل حواس باختہ ہو گئے اور سننے والوں سے کہنے لگے کہ اس کو بہت پڑھا کر بھیجا گیا ہے۔ یہ ہمارے Brains کو wash کرنا چاہتے ہیں۔ کہنے لگے ہم آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ خاکسار جب مسٹر ٹام صاحب کو بھائی کہتا تو وہ سخت ناراض ہوتے کہ مجھے بھائی کہتے ہو اور ساتھ ہی حضرت عیسیٰ کو زندہ ثابت کرتے ہو۔ اور بات کرنے سے انکار کر دیا۔ صبح دس بج گئے اور پادری صاحب نے ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔ لیکن اٹھ کر جانے سے بھی ڈرتے تھے۔ کہ کہیں ہم یہ نہ کہیں کہ بھاگ گیا۔

آخر انھوں نے اظہار کر ہی دیا اور خاکسار نے بڑے پیار سے ان کی تسلی کی تو مسٹر ٹام صاحب ناشتہ کرنے چلے گئے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۰۳

میں امۃ الحی راحت انوار زوجہ ملک انوار الحق صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۷-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰،۰۰۰ روپیہ
۲- زیور طلائی وزن ۵ تولہ
قیمت -/۳۲۵۰ روپیہ
میزان -/۲۳۲۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اسی وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ - امۃ الحی راحت انوار اہلیہ ملک انوار الحق صاحب 11-B بلاک ۶ گلشن اقبال کراچی ۴۷۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ ملک انوار الحق گلشن اقبال کراچی (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۸۰۴

میں بشریٰ بیگم زوجہ ملک افتخار الحق صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۷-۷۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰،۰۰۰ روپیہ
۲- زیور طلائی وزنی ۶ تولہ قیمت -/۶۵۰ روپیہ
میزان -/۱۰۶۵۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ - بشریٰ بیگم اہلیہ ملک افتخار الحق صاحب 11-B بلاک نمبر ۶ گلشن اقبال کراچی ۴۷۔

گواہ شد۔ صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ ملک افتخار الحق گلشن اقبال کراچی (خاوند موصیہ)

اداریہ - بقیہ

کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔ (رسالہ تہذیب نسواں ۱۹۰۸ء لاہور)

یہ فی الاصل فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ میں بیان کردہ ابدی صداقت کا اعتراف ہے۔ اور وہ صداقت یہی ہے کہ عام فساد و بگاڑ کے بعد تقویٰ کی راہ پر دوبارہ گامزن ہونے کے لئے مامور من اللہ یا کسی اہل اللہ کی قوّت قدسیہ سے استفاضہ ضروری ہے۔ ورنہ اس دنیا میں فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ کی ندا قرناً بعد قرنٍ بار بار بلند نہ ہوتی اور خود امت مسلمہ میں اولیاء اللہ اور دیگر اہل اللہ بکثرت پیدا نہ ہوتے اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور کی خبر دیتے۔

ایران میں زلزلہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۵ ہزار سے بڑھ گئی

قباس کا شہر اور چالیس دیہات نیست و نابود ہوگئے

تہران ۱۸ ستمبر (اے پ، رائٹر، بی بی سی) ایران کے شمال مشرقی سرحدی علاقہ میں کل جو قیامت خیز زلزلہ آیا تھا اس کی مزید خوفناک تفصیلات موصول ہوتی ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۵ ہزار سے بڑھ گئی ہے جبکہ غیر سرکاری اطلاعات میں یہ تعداد ۲۵ ہزار بتائی گئی ہے۔ سرحدی علاقہ میں صرف قباس کے قصبہ میں گیارہ ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں اور صرف دو ہزار افراد بچے ہیں جو شدید زخمی ہیں اور کسی وقت بھی ہلاک ہوسکتے ہیں۔ اس شہر کے ارد گرد ۴۰ دیہات نیست و نابود ہوگئے ہیں اور ۶۰ دیہات بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ اس سانحہ پر ایران میں سرکاری طور پر تین دن کا سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

اس علاقہ میں اتنے وسیع پیمانہ پر تباہی پھیلی ہے کہ تمام سڑکیں تباہ ہوگئی ہیں۔ ہر قسم کی عمارتیں ملبہ کا ڈھیر بن گئی ہیں۔ مواصلات کے تمام سلسلے منقطع ہوگئے ہیں اور پہاڑی چٹانیں گرنے کے باعث کسی قسم کا امدادی سامان پہنچنا ممکن نہیں رہا۔ خراسان کے گورنر نے بتایا ہے کہ زلزلہ زدہ علاقے میں تمام ڈاکٹر ہلاک ہوگئے ہیں اور آبادیوں کا نام و نشان تک نہیں رہا۔ کل ایرانی فوج کے دستے ہیلی کاپٹروں اور طیاروں میں امدادی سامان لے کر اس علاقے میں گئے لیکن ان کو اترنے کو جگہ نہیں مل رہی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس صدی میں ایران میں ۲۰ ہزار زلزلے آئے ہیں۔ ان میں ۱۲ زلزلے بڑے ہیں۔ ان میں ۶۰ ہزار افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

(روزنامہ مشرق لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۷۸ء)

اعلانات دارالقضاء

(۱) مکرم عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ 84/E منڈی بورے والہ ضلع وہاڑی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم فضل کریم صاحب بھٹہ وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ ۸/۱۱ واقع رحمت بازار ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) عبدالرحیم صاحب بھٹہ (۲) عبدالوہاب صاحب بھٹہ (۳) عبدالمنان صاحب بھٹہ پسران مرحوم (۴) امۃ اللطیف صاحبہ (۵) امۃ الحمید صاحبہ (۶) امۃ الحفیظ صاحبہ دختران مرحوم (۷) جنت بی بی صاحبہ بیوہ مرحوم۔

پلاٹ مذکور میرے اور میرے بھائی عبدالمنان صاحب بھٹہ کے نام مشترکہ طور پر منتقل کئے جانے پر دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ہم دونوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ والد صاحب مرحوم موصی تھے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲) مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ ۳۰/۱۷ الف محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب وفات پاچکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۶۰۴۷۶ / ۳۰-۲۷۵ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۳۱/ ۲۱۵ روپے جمع ہیں۔ رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے پر دیگر وارثان مرحوم کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۳۱/ ۲۱۵ روپے مجھے ادا کرنیکا فیصلہ صادر فرماویں۔ مرحوم موصی تھے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضاکار معلّمین کی چھٹی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ فرمودہ ۲؍جنوری ۱۹۷۶ء میں جماعت کی تربیت کے لئے تحریک فرمائی تھی کہ مختلف جماعتوں سے احباب رضاکارانہ وقف کریں تاکہ دیہاتی جماعتوں کو ایک مقامی معلم بلا معاوضہ مل جائے۔ ایسے واقفین کی ضروری تربیت کی غرض سے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق مرکزی سہ ماہی کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے۔ چنانچہ اِس سلسلہ میں اب تک پانچ کلاسیں منعقد ہو چکی ہیں۔ اب چھٹی سہ ماہی کلاس انشاء اللہ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء سے شروع ہو گی مربیانِ کرام اور امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہِ مہربانی اپنے حلقہ اور جماعتوں میں خدام اور انصار کو اِس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائیں۔ اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب اپنے وقف کی درخواستیں مع کوائف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کریں۔

اِس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی بہت محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ اِس لئے ایسی جماعتیں جہاں معلّمین کی ضرورت ہے وہ خاص طور پر اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اِس کلاس کے لئے بھجوائیں تا ان کی تربیتی ضرورت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اِس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں نیز موسم کے مطابق اپنا بستر ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

دُعائے مغفرت

میری پیاری والدہ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سکھر، شکارپور و جیکب آباد سندھ نے مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۳ ۹/۷۸ بروز بدھ بوقت صبح ۳ بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت والدہ مرحومہ کی عمر تقریباً ۶۲ سال تھی۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی قائم علی صاحب مہاجر قادیان کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ نے چھ لڑکوں اور تین لڑکیوں کے علاوہ بائیس پوتے پوتیاں اور نواسے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ مورخہ ۱۴ ۹/۷۸ کو ربوہ لایا گیا جہاں پر نمازِ جنازہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر میرے والد بزرگوار محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے دعا کرائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ والدہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

قریشی حنیف احمد ولد قریشی عبد الرحمٰن صاحب
دارالامان۔ سیشن کورٹ روڈ سکھر (سندھ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے ایجنڈا کے لئے تجویز / تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ تجویز / تجاویز کو معیّن الفاظ میں لکھ کر اور اپنی مجلسِ عاملہ انصار اللہ سے منظوری لے کر جلد بھجوا دیں۔ تجاویز بھجواتے وقت اِس امر کی وضاحت کی جائے کہ مجلسِ عاملہ نے اس کی منظوری دے دی ہے۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

وظیفہ انعامی برائے اطفال الاحمدیہ

اطفال میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کے موقع پر قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کے مقابلہ کے امتحان کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اِس مقابلہ میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو مجلس کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ امسال بھی انشاء اللہ اطفال کے مرکزی اجتماع کے موقع پر اطفال کے مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ مجالس اپنے اپنے ہاں اطفال کو تحریک کریں کہ وہ اِس مقابلہ کے امتحان کی تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں امتحان میں شریک ہوں۔

اِمتحان کا نصاب حسبِ ذیل ہے:۔

(۱) ترجمہ نماز (۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی۔ (۳) اسلام کے بنیادی عقائد (۴) تاریخ اسلام (مکی زندگی) اور تاریخ احمدیت کے بارے میں موٹی موٹی باتیں (۵) احمدی اور غیر احمدی کے بارے میں فرق۔ (۶) پاکستان کے بارے میں موٹے موٹے جغرافیائی، تاریخی حالات اور معلوماتِ عامہ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ، ربوہ)

رخصتانہ کی تقریبِ سعید

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کے موقع پر میری بیٹی عزیزہ ہادیہ نُدرت کا نکاح ہمراہ عزیزم ناصر محمود عباسی ابن اخویم مکرم نذیر احمد صاحب عباسی آف لاہور پڑھا تھا۔

مورخہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات عزیزہ موصوفہ کی رخصتی کی تقریبِ سعید عمل میں آئی اس تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو اخویم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی۔ تلاوت کے بعد عزیز بشیر اللہ رازی نے درِّثمین سے چند دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے اور آخر میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے کثیر احباب کی معیت میں اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔

اگلے روز دولہا کے والد مکرم نذیر احمد صاحب عباسی نے مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر کے مکان واقع دارالصدر شمالی پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

قارئینِ الفضل سے استدعا ہے کہ وہ اِس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

(محمد سعید انصاری سابق مبلغ انڈونیشیا حال اُستاذ الجامعہ ربوہ)

ہفتہ وصولی وقفِ جدید

دفترِ اطفال

چوبیس تا تیس ستمبر ۱۹۷۸ء ہفتہ وصولی وقفِ جدید دفترِ اطفال منایا جا رہا ہے ناظمین اور قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ ہفتہ وصولی کامیاب بنانے کے لئے خصوصی پروگرام تشکیل دیں اِس ہفتہ میں اِس امر کا اہتمام فرمائیں کہ:۔

۱۔ ہر طفل اور ناصرہ اِس بابرکت تحریک میں شامل ہو۔

۲۔ تدریجاً وصولی سَو فیصد ہو۔

۳۔ وصول شدہ رقوم مرکز میں جلد ارسال فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہر قسم بلڈنگ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ
ہیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون ۵۲۱ رہائش ۴۳۱